www.KitaboSunnat.com



مقالات

ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر

# سیرتِ رسول ﷺ کی روشنی میں تربیتِ اولاد

اللہ تعالیٰ کی محبت کا اہل اور اس کے تعلق کا مستحق بننے کے لئے ہر مذہب نے ایک ہی تدبیر بتائی ہے کہ اس مذہب کے شارع اور طریقہ کے بانی کی تعلیمات پر عمل کیا جائے لیکن اسلام نے اس سے بہتر تدبیر یہ بھی اختیار کی ہے کہ اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کا عملی نمونہ سب کے سامنے رکھ دیا ہے جس کو محفوظ طریقے سے ہر دور میں نبی اکرم ﷺ سے روایت بھی کیا گیا ہے۔ اور اس عملی مجسّمے کی پیروی اور اتباع کو خدا کی محبت کے اہل اور اس کے تعلق کے مستحق بننے کا ذریعہ بنادیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ﴾ (۱)

"کہہ دیجئے اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا"

قرآن مجید میں ایک اور جگہ آیا ہے:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (۲)

"ضرور تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے"

انسانی زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں رسول کریم ﷺ کا عملی نمونہ ملتا ہے۔ اس بات کا اقرار تو کافر بھی کرتے ہیں۔

چنانچہ برصغیر میں پٹنہ کے مشہور مبلغ ماسٹر حسن علی ایک رسالہ "نور اسلام" نکالتے تھے جس میں انہوں نے اپنے ایک تعلیم یافتہ ہندو دوست کی رائے لکھی کہ اس نے ایک دن ماسٹر صاحب سے کہا کہ "میں آپ کے پیغمبر ﷺ کو دنیا کا سب سے بڑا کامل انسان تسلیم کرتا ہوں" ماسٹر صاحب نے پوچھا "ہمارے پیغمبر ﷺ کے مقابلے میں تم حضرت عیسیٰ کو کیا سمجھتے ہو؟" اس نے جواب دیا کہ "محمد ﷺ کے مقابلے میں حضرت عیسیٰ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے کسی دانائے روزگار کے سامنے ایک بھولا بھالا بچہ بیٹھا ہو، میٹھی میٹھی باتیں کر رہا ہو" انہوں نے دریافت کیا کہ "تم کیوں پیغمبر ﷺ اسلام کو دنیا کا کامل انسان جانتے ہو اس نے جواب دیا کہ مجھ کو ان کی زندگی میں بیک وقت اس قدر متضاد اور متنوع اوصاف نظر آتے ہیں جو تاریخ نے کسی ایک انسان میں یکجا کرکے نہیں دکھائے۔ (۳)

ہر انسان حضور ﷺ سے رہنمائی حاصل کرسکتا ہے کیونکہ ایسی کامل و جامع ہستی جو اپنی زندگی



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں ہر نوع اور ہر قسم، ہر گروہ اور ہر صنف انسانی کے لئے ہدایت کی مثالیں اور نظیر رکھتی ہو وہی اسی لائق ہے کہ اس اصناف و انواع سے بھری ہوئی دنیا میں عالمگیر اور دائمی رہنمائی کا کام انجام دے۔

جب سیرت طیبہ میں انسانی زندگی کے انتہائی باریک نکتوں پر تعلیمات دی گئی ہیں تو تربیت اولاد جیسا ضروری اور اہم کام حضور ﷺ کی نظروں سے کیسے اوجھل ہو سکتا ہے۔

اسلام میں اولاد کی تربیت پر بہت زور دیا گیا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت لقمان نے جو نصیحتیں اپنے بیٹے کو کی تھیں وہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں نقل فرمائی ہیں۔ جو اچھے کردار میں زندگی گزارنے کے سنہرے اصول ہیں۔ ملاحظہ ہو:

﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ، وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ، يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ، يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ، وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴾ (۴)

مختصراً اس کا مطلب کچھ یوں ہے کہ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہوئے کہتے ہیں:

۱۔ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔

۲۔ ماں باپ کے ساتھ ادب سے پیش آنا، ان کے ساتھ اچھا سلوک کر کہ تیری ماں نے تجھے پیدائش سے قبل بڑی مشقت میں اٹھائے رکھا، پھر اس کے بعد دو برس تک تجھے دودھ پلایا۔ تجھے لازم ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کر۔ آخر کار تجھے میرے پاس لوٹنا ہے۔

۳۔ اپنے والدین کی ہر بات میں اطاعت کر الا یہ کہ وہ تجھے شرک پر مجبور کریں۔ دنیا میں والدین کے ساتھ احسان سلوک کر (یعنی ان کی خدمت کر، اِن کی صحبت میں رہتے ہوئے)

۴۔ ظلم یا برائی خواہ کتنے ہی پردوں میں چھپے ہوں یا کتنے کم کیوں نہ ہوں خدا ان کو دیکھتا اور جانتا ہے اور وہ روز قیامت ان کو نکال کر نامہ اعمال میں سامنے رکھ دے گا۔

۵۔ نماز قائم کرنا اور اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا۔

۶۔ کوئی مصیبت آجائے تو آہ و زاری کرنے کی بجائے اس پر صبر کرنا۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۷- زمین پر اکڑ کر نہ چلنا کیونکہ اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۸- اپنی رفتار میں میانہ روی رکھو اور چیخ چلا کر نہ بولا کرو۔ اپنی آواز کو مدھم رکھو کیونکہ آوازوں میں سے بدترین آواز گدھے کی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اولاد کی تربیت کس انداز سے کی، اس کے پس منظر کو غور سے دیکھنا ہوگا۔

## افراد سازی

حضرت محمد ﷺ کو منصب نبوت پر فائز کیا گیا تو سب سے پہلے آپ نے انسان کو صحیح انسانیت سے روشناس کرانے کا عزم کیا۔ کیونکہ جب تک انسان کو صحیح معنی میں انسان نہ بنایا جائے اس وقت تک یہ دنیا بے حیائی و بدمعاشی، ظلم و جور اور قتل و غارت گری کا نقشہ پیش کرتی رہے گی۔ عہد مکی کے مکمل تیرہ سال کردار سازی کے کام پر صرف کئے گئے۔ جس میں پیغمبرانہ حکمت کے ساتھ کچھ انسانوں کو انسان کامل بنایا گیا۔ کردار سازی کا یہ کام مکہ مکرمہ کے ایک چھوٹے سے مکان جو کہ "دارارقم" کے نام سے موسوم تھا، میں ہوتا تھا۔ جو ایک چھوٹی سی تربیت گاہ بھی تھی۔

پچھلے انبیاء علیہم السلام خاص قوم یا خاص ملک یا خاص زمانہ کے رسول بن کر آتے تھے جبکہ آپ کی بعثت اور آپ کی دعوت پوری دنیا کے جن و انس اور حشر تک آنے والی نسلوں کے لئے عام تھی اور پورے عالم کی اصلاح کر کے سب انسانوں کو دنیا میں امن و سکون اور عزت و عافیت کی زندگی عطا کرنا آپ کی ذمہ داری تھی تاکہ تمام لوگ اپنے رب کے سامنے سرخرو ہو کر آخرت میں آرام و سکون کی زندگی حاصل کریں۔

آنحضرت ﷺ کا سب سے پہلا کام کچھ انسانوں کا ایک مثالی معاشرہ پیدا کرنا تھا جو اس عظیم مقصد میں آپ کے دست و بازو بنیں اور آئندہ اس بارگراں کو سنبھالنے کے قابل ہوں۔ یہ افراد سازی کا کار عظیم جو "دار ارقم" کے گمنام گوشوں سے شروع ہوا تھا، اس کام کا مختصر عنوان تو انسان کو انسان کامل بنانا تھا اور اس کی تفصیل و تشریح وہ پورا قرآن ہے جو مکی دور نبوت میں نازل ہوا جس کی ہدایات کا مطالعہ کرنے سے چند چیزیں نمایاں ہو کر سامنے آجاتی ہیں جن کو انسان کامل بنانے میں خاص دخل ہے۔ چنانچہ مکہ میں نازل ہونے والی سورتوں کی عام خصوصیات یہ ہیں:

۱- اللہ تعالیٰ کی عظمت و محبت کو راسخ کرنا۔

۲- فکر آخرت پیدا کرنا۔

۳- دنیا کی چند روزہ زندگی اور اس میں آرام و بے چینی کی حقیقت کا کھولنا۔

۴- مخلوقات کے ساتھ معاملہ میں انکے حقوق کی پوری ادائیگی اور اپنے حقوق سے چشم پوشی



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرنا۔

۵۔ ایذاؤں پر عفو و درگزر اور اپنی طرف سے ہر حال میں ان کی خیر خواہی اور ہمدردی کرنا۔

قرآن اور رسول ﷺ کی تعلیم و تربیت سے جو مقدس گروہ پیدا ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کا نا
حزب اللہ رکھ کر ان کو دنیا و آخرت کی کامیابی کی خوشخبری دے دی:

﴿ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (۵)

"یہ اللہ کا گروہ ہے، خوب سن لو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے"

اس ابتدائی گروہ میں بچے سے لے کر بوڑھے تک تمام شامل تھے اور آنحضرت ﷺ ۔
مذکورہ چیزوں کو سامنے رکھ کر ان کی تربیت کی۔

## ماحول کی اصلاح

رسول اللہ ﷺ کے سامنے صرف مکہ کی اصلاح کا کام نہیں تھا بلکہ پوری کائنات اور موجودہ
آئندہ نسلوں کی اصلاح آپ کی ذمہ داری تھی اور جتنے افراد مصائب و تکالیف کو برداشت کرکے اس
وقت تیار ہوئے تھے وہ پورے عالم کی ہمہ گیر اصلاح کا کام پورا نہیں کرسکتے تھے۔

لہٰذا اس مکتب فکر کے ہر تربیت یافتہ شخص پر یہ فرض کردیا گیا کہ وہ اپنے ماحول کو بدلنے ک
پوری کوشش کرے اور ہر وہ تدبیر اختیار کرے جو اس ماحول کو ڈھالنے کے لئے ضروری ہو۔

اس لئے قرآن مجید اور رسول کریم ﷺ نے ہر شخص پر یہ ذمہ داری عائد کردی وہ جس طر
اپنے عمل کی اصلاح کی فکر کرے اسی طرح اپنے اہل و عیال اور خاص دوستوں کی اصلاح کے لئے بھ
ایسی ہی کوشش کرے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ﴾ (۶)

"اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ"

اسی طرح حضور ﷺ نے فرمایا:

کلّکم راع و کلکم مسئول عن رعیته الامام راع و هو مسئول عن
رعیته والرجل راع فی اهله و هو مسئول عن رعیته والمرأة راعیة فی
بیت زوجها و مسئولة عن رعیتها (۷)

"تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اُس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے
گا۔ امام ذمہ دار ہے اور اپنے ماتحتوں کے بارے میں جوابدہ ہے۔ آدمی ذمہ دار ہے اور اپنے گھر
والوں کے بارے میں جوابدہ ہے عورت اپنے خاوند کے گھر میں ذمہ دار ہے اور اپنی رعیت کے
متعلق جوابدہ ہے"



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اہل و عیال کی اصلاح کی ایک صورت یہ بھی تھی کہ ابتدا سے ہی نومولود کے قلب و دماغ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے سرشار ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے ایسے موثر اور فطری طریقے بتائے ہیں کہ ان کی وجہ سے بغیر کسی مشقت کے بچہ کی نشوونما کے ساتھ ساتھ اس کا ذہنی اور روحانی ارتقاء خود بخود ہوتا چلا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلا کام جو بچے کی پیدائش پر والدین پر لازم کیا وہ یہ کہ اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ (۸)

کم عقل لوگ تو یہی کہیں گے کہ اتنے چھوٹے بچے کے کان میں عربی جملے ڈالنے سے کیا فائدہ؟ لیکن حقیقت شناس لوگ جانتے ہیں کہ یہ الفاظ درحقیقت ایمان کا بیج ہے جو کان کے راستے سے بچے کے دل میں ڈالا گیا ہے۔ اس کے بعد دوسرا کام والدین کا یہ ہے کہ بچے کا اچھا نام رکھا جائے۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

تدعون یوم القیامة باسماء کم واسماء آباء کم فحسنوا اسماء کم

"قیامت کے دن تمہیں اپنے اور اپنے والد کے ناموں سے پکارا جائے گا۔ پس اپنے نام اچھے رکھو" (۹)

اس کے علاوہ حضور ﷺ کا حکم ہے کہ بچے کا عقیقہ کیا جائے۔ (۱۰) جب بچہ زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اللہ کا نام سکھانا چاہئے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"اپنے بچوں کی زبان کلمہ لاالہ الااللہ سے کھلواؤ اور یہی کلمہ موت کے وقت ان کو یاد دلاؤ" (۱۱)

امام ابن قیم فرماتے ہیں:

اس سے بچے کے کان اللہ کی ذات اور واحدنیت سے آشنا ہو جاتے ہیں۔ (۱۲)

گویا دنیا میں دخول و خروج اسی کلمہ لا الہ الااللہ ہی کے ساتھ ہونا چاہئے۔ پھر جب بچہ سمجھنے بوجھنے کے قابل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی عظمت و محبت اس کے دل نشین کرو اور سنت کے مطابق ادب و تہذیب سکھاؤ۔ بچہ کے سامنے جھوٹ بولنے، غیبت کرنے سے خود بھی پرہیز کرو کہ بچہ ان بری باتوں کا عادی نہ ہو جائے۔ بچے کے ہاتھ سے اچھے کاموں میں خرچ کراؤ کہ بخل اس کی طبیعت میں جگہ نہ پائے۔ بچپن سے ہی اچھی تربیت والدین کا فرض ہے۔

حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص اپنے بیٹے کو لایا کہ وہ اس کا ادب و احترام نہیں کرتا۔ اس لڑکے سے حضرت عمرؓ نے پوچھا تو اس نے سوال کیا کہ کیا میرے (یعنی اولاد کے) فرائض ہی ہیں یا حقوق بھی ہیں؟



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہاں! اولاد کے حقوق بھی ہیں کہ اچھی اولاد کے لئے اچھی بیوی کا انتخاب کرے۔ اس بچے نے کہا: میرے والد نے ایک حبشی عورت سے شادی کی ہے۔ اس کے باپ نے غصے سے کہا "او حبشن کے بچے! تو بچے نے کہا کہ وہ حبشن آپ سے اچھی ہے اس نے شوہر کا بہتر انتخاب کیا لیکن آپ نے بیوی کا انتخاب نہ کیا۔ پھر بچے نے مزید اپنے حقوق کے متعلق پوچھا تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ پیدائش پر نام اچھا رکھنا، بچے نے کہا کہ اس نے میرا "بجو" رکھا ہے۔ حضرت عمرؓ پھر حیران ہوئے۔ بچے نے پھر پوچھا تو حضرت عمرؓ نے بتایا کہ اولاد کی تربیت اچھی کرنا اور اچھی صحبت میں رکھنا۔ اس نے بتایا کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے، اس نے مجھے چرواہوں میں چھوڑ دیا ہے، جو کچھ ان سے سنتا ہوں وہی کچھ کرتا ہوں، حضرت عمرؓ نے یہ سن کر اس بچے کے باپ کو بہت ڈانٹا۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

مانحل والد ولدا من نحل افضل من ادب حسن [۱۳]

"کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھے اخلاق سے بہتر کوئی دولت نہیں بخشی"

آنحضرت ﷺ نے ہر گھر کو ایک تربیت گاہ بنا دیا جس میں ہر چھوٹا بڑا نہ صرف آداب انسانیت جانتا تھا بلکہ عملاً بھی اس کا عادی تھا۔ اصلاح اخلاق کے اس پروگرام کو آنحضرت ﷺ نے جلسے، جلوسوں اور بڑی بڑی کانفرنسوں سے نہیں بلکہ فطری اصولوں پر قائم کیا۔

اسلام کے نظام تعلیم و تربیت پر نظر ڈالنے سے پہلے ایک سرسری نظر اس پر ڈالئے جو آج کی دنیا میں محکمہ تعلیم اور اس کے دفاتر، ان میں کام کرنے والے لوگوں کی تعداد اور پرائمری سکول سے لے کر یونیورسٹی تک جو انتظامی جال پھیلا ہوا ہے، اس کی وسعت اور اس پر کروڑوں روپے کا خرچ اور اس خرچ کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے والوں کے تعلیمی مصارف کا بارگراں اور پھر ان سب کے باوجود اس کے نتائج و ثمرات کہ جو بھی علم و فن ان کو پڑھایا جاتا ہے اس کی استعداد فیصدی کتنے آدمیوں میں ہوتی ہے اور یہ تعلیم ان کے اخلاق و کردار کو کیسا بناتی ہے؟

اس کے بعد حضرت محمد ﷺ کے دیئے ہوئے نظام تعلیم کو دیکھئے وہ کس طرح فطری اور سہل و سادہ اصولوں پر مبنی ہے جس میں حکومت کا بھی کوئی بہت بڑا خرچ نہیں اور طالب علم پر تو ایک پیسہ کا بھی بار نہیں۔

اس کی وجہ درحقیقت یہ ہے کہ ہر مسلمان کا گھر بچوں کے لئے پرائمری سکول ہے جس میں غیر شعوری طور پر بچے ہوش سنبھالنے کے ساتھ ساتھ ضروری تعلیم حاصل کرتے جاتے ہیں۔

جب بچہ سات سال کا ہو جاتا ہے تو فطری طور پر اس کی پاکی و ناپاکی کی تمیز ہونے لگتی ہے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



س وقت ماں باپ کے لئے حکم ہے کہ اس کو نماز پڑھنا سکھائیں، مسجد میں ساتھ لے جائیں۔ عام ساجد، ثانوی مدارس کا کام انجام دیتی ہیں جہاں ہر طرح کے اہل علم و فضل جمع ہوتے ہیں ان کی عبت سے بچے پر غیر شعوری طور پر علم و حکمت کے دروازے کھلتے ہیں جو بہت سی کتابیں پڑھنے سے ی میسر نہیں آسکتے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

مروا اولادکم بالصلاۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوا علیھا وھم ابناء عشر سنین وفرقوا بینھم فی المضاجع [۱۴]

"بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور جب دس سال کے ہوں تو ان کو مار کر نماز پڑھاؤ اور بستروں میں الگ کردو"

اس کے علاوہ عام مسلمانوں کو بھی اصلاح کی تعلیم دی جانی چاہئے۔

اسلام سے قبل لڑکی کی پیدائش باعث عار سمجھی جاتی تھی اور لڑکیاں زندہ درگور کردی جاتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کام کو آخرت میں جوابدہی کا سبب فرمایا ہے۔

﴿ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴾ [۱۵]

"جب زندہ درگور کی گئی لڑکیوں سے پوچھا جائے گا کہ ان کو کس گناہ کی وجہ سے قتل کیا گیا" ـــــ اسی طرح حضور ﷺ نے فرمایا:

عن انس قال قال رسول اللہ من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیامۃ انا وھو ھکذا [۱۶]

"جس شخص کی دو لڑکیاں ہوں وہ ان کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ جوان ہوجائیں تو قیامت کے دن وہ میرے ساتھ یوں ہوگا(دو انگلیاں ملا کر تشبیہ دی)"

عورت کی تربیت بہت زیادہ ضروری ہے کیونکہ اگلی تمام نسل کا انحصار عورت کی تربیت پر ہوتا ہے۔ ایک عربی شاعر نے کہا ہے:

الام مدرسۃ اذا اعددتھا ـــــ اعددت شعبا طیب الاعراق

"ماں کی حیثیت ایک درسگاہ کی ہے اگر تم نے اس کو تیار کیا تو ایک پاکیزہ نسل کو تیار کیا"

من لی بتربیۃ النساء فانھا ـــــ فی الشرق علۃ ذلک الاخناق [۱۷]

"کون میرے لئے عورتوں کی تربیت کی ضمانت دیتا ہے کیونکہ مشرق میں ان کی تربیت نہ کرنا اس پستی کا سبب ہے"

والدین ہی بچے کی اصل تربیت کے ذمہ دار ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے یہاں تک ارشاد فرمایا:

کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ

"ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین یا تو اس کو یہودی بنادیتے ہیں



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یا عیسائی یا آتش پرست" [۱۸]

والدین کی آنحضرت ﷺ نے یہ ذمہ داری ڈالی کہ وہ بچے کے سامنے جھوٹ نہ بولیں۔ حضرت عبداللہ بن عامرؓ کہتے ہیں ایک دفعہ حضور ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو میری والدہ نے مجھے بلا کر کہا میں تمہیں ایک چیز دیتی ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے میری والدہ سے پوچھا: تم اسے کیا چیز دیتی ہو تو اس نے کہا ایک چھوہارا۔ فرمایا اگر تم کچھ نہ دیتی تو ایک جھوٹ تمہارے کھاتے میں لکھا جاتا۔ [۱۹] ـــــ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے اولاد میں مساوات رکھنے کا حکم دیا تاکہ کوئی بچہ کم توجہ کی وجہ سے احساس کمتری کا شکار نہ ہو۔

مثال کے طور پر حضرت نعمان بن بشیر کے والد نے ان کو کچھ دیا تو اس کی والدہ نے کہا کہ اس پر آنحضرت ﷺ کو گواہ بنالو۔ چنانچہ جب انکے والد نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو آنحضرت ﷺ نے پوچھا کیا تم نے اپنی باقی اولاد کو بھی ایسے ہی دیا ہے۔ اس نے کہا نہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا، اولاد کے ساتھ انصاف کرو، کیا تم اس ظلم پر مجھے گواہ بنانا چاہتے ہو۔ [۲۰] ـــــ حضرت انس سے مروی ہے

ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھا تھا، اس کا لڑکا آیا تو اس نے اس کا بوسہ لیا اور زانو پر بٹھا لیا پھر اس کی بیٹی آئی تو اس نے اسے سامنے بٹھا لیا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم نے دونوں کے ساتھ یکساں سلوک نہیں کیا۔ [۲۱]

آنحضور ﷺ خود حضرت فاطمہؓ سے بہت محبت کرتے تھے جب کسی سفر پر جاتے تو ان کو آخر میں مل کر جاتے اور آتے تو ان کو آکر ملتے۔

حضرت فاطمہؓ کی ہر چیز آنحضرت ﷺ سے مشابہ تھی۔ ـــــ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

ماراَیت احدا کان اشبہ سمتًا وھدیا ودلاّ وکلاما برسول اللہ من فاطمۃ [۲۲]

"میں نے حضرت فاطمہؓ سے زیادہ آنحضرت کے مشابہ عادت و خصلت، نشست و برخاست اور بات چیت میں کسی کو نہیں دیکھا"

غرض حضرت فاطمہؓ حضور ﷺ کی تربیت کا اعلیٰ نمونہ تھیں۔ حفیظ جالندھری نے کہا ہے:

چلی تھی باپ کے گھر سے نبی کی لاڈلی پہنے
حیا کی چادریں، عصمت کے جامے، صبر کے گہنے

اسی طرح حضور ﷺ اپنی نواسی امامہ کو نماز میں اٹھا لیتے جب رکوع میں جاتے تو اس کو اتار دیتے۔ [۲۳] ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے حضرت حسن کو چوما تو اقرع بن حابس نے حضور ﷺ سے کہا: میرے دس بیٹے ہیں میں نے کسی کو نہیں چوما تو حضور ﷺ نے فرمایا:

من لا یَرحم لا یُرحم [۲۴]



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا"

## حضور ﷺ کا طریق تربیت

اب ہم ان نکات کا جائزہ لیتے ہیں جو حضور ﷺ کردار سازی میں پیش نظر رکھتے تھے۔

آنحضور ﷺ کے طریق تربیت میں حکمت و دانائی تھی، آپ موقع محل کے مطابق کسی کی غلطی پر براہ راست متنبہ نہیں فرماتے تھے۔ تاکہ مخاطب، لوگوں میں اپنی ہتک نہ تصور کرے۔

جب کچھ لوگوں کے غیر اسلامی طریقہ کار حضور ﷺ کے علم میں آئے تو حضور ﷺ نے اجتماعی طور پر خطاب کرتے ہوئے اس غلط طرز فکر کی اصلاح فرما دی اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ تمام حضرات کے سامنے بھی اسلام کا صحیح طرز فکر آ گیا۔

اگر کبھی اس بات کی ضرورت ہوتی کہ غلطی پر فورا براہ راست متنبہ کر دیا جائے تو تنہائی میں نہایت دل سوزی اور محبت کے انداز میں سمجھاتے تاکہ مخاطب کسی احساس کمتری کا شکار ہوئے بغیر اپنی اصلاح کرے۔

دعوت و تربیت کے سلسلہ میں ایک خاص حکمت یہ بھی رہی کہ زیادہ لمبی بات اور اکتا دینے والے وعظ سے گریز کرتے۔ آپ ﷺ کا انداز لوگوں کے ساتھ کس قدر محبت آمیز تھا اس کا اندازہ حضرت انس کے بیان سے لگایا جا سکتا ہے وہ کہتے ہیں۔

"میں دس برس تک حضور ﷺ کی خدمت میں رہا مگر آپ نے کبھی اف تک نہ کہی۔ جو کام میں نے جس طرح بھی کر دیا۔ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ "یہ کیوں کیا؟" اگر کوئی کام نہ کر سکا تو یہ نہیں فرمایا: (یہ کیوں نہیں کیا؟) آپ ﷺ کا کنیزوں اور خادموں کے ساتھ بھی یہی معاملہ رہا۔ آپ ﷺ نے ان میں سے کبھی کسی کو نہیں مارا"

نبی اکرم ﷺ وقت کی کمی کے باعث بات مختصر کرتے ہیں اور آپ کو جامع کلمات عطا کئے گئے تھے۔

حضور ﷺ مزاج و نفسیات کے علاوہ جذبات اور احساسات کا بھی لحاظ فرماتے تھے۔

حضور ﷺ ہر بات مناسب موقع پر کرتے تھے اور اچھے کام پر صحابہ کرام کی تعریف کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے۔

بعض اوقات حضور ﷺ اپنی بات اشاروں اور پرانی قوموں کے واقعات سے واضح کرتے تھے۔

شگفتہ مزاجی اور نرمی حضور ﷺ کی گفتگو کا حصہ تھی۔ لوگوں کو ڈانٹ ڈپٹ اور شدت کی بجائے انتہائی نرمی اور صبر و تحمل سے سمجھاتے تھے۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان تمام باتوں کے علاوہ اہم بات یہ کہ حضور ﷺ ہر کام کا نمونہ پیش کرتے تھے یعنی جو بات صحابہ کرام کو سمجھاتے وہ خود عملی طور پر کرکے دکھاتے تھے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ان نکات کی روشنی میں نئی نسل کی اصلاح و تربیت کا کام انجام دیا جانا چاہئے۔ بقول اقبالؒ

گر آج بھی ہو ابراہیمؑ کا ایماں پیدا
آگ کرسکتی ہے انداز گلستاں پیدا

## حوالہ جات

۱۔ قرآن مجید، آل عمران ۳:۳۱ ـــــ ۲۔ قرآن مجید، احزاب ۳۳:۲۱ ـــــ ۳۔ ندوی، سید سلیمان، خطبات مدراس، ۹۶ (کتب خانہ مجیدیہ۔ ملتان) ـــــ ۴۔ قرآن مجید، لقمان ۳۱: ۱۳ تا ۱۹ ـــــ ۵۔ قرآن مجید، المجادلہ ۵۸:۲۲ ـــــ ۶۔ قرآن مجید، التحریم ۶۶:۶ ـــــ ۷۔ البخاری، الجامع الصحیح، ج۱، ص ۱۲۲، (کتاب الجمعہ۔ باب الجمعہ ـــــ ۸۔ البیھقی وابن سنی بحوالہ عبداللہ ناصح علوان، تربیۃ الاولاد فی الاسلام ج۱، ص ۷۶ ـــــ ۹۔ الخطیب التبریزی مشکاۃ المصابیح ص ۴۰۸، (کتاب الاداب۔باب الاسامی) ـــــ ۱۰۔ النسائی، السنن، ج ۲، ص ۱۸۰، کتاب العقیقہ۔ باب العقیقہ من الغلام: ان رسول اللہ ﷺ قال فی الغلام شاتان مکافاتان و فی الجاریۃ شاۃ ـــــ ۱۱۔ عبداللہ ناصح علوان، تربیۃ الاولاد فی الاسلام، ج۲، ص ۷۴۴ ـــــ ۱۲۔ ابن قیم، تحفۃ الودود بحوالہ تحفۃ العروس، ص ۴۵۷ ـــــ ۱۳۔ الترمذی، السنن، ج۲، ص ۱۷ (باب ماجاء فی ادب الولد کتاب البر والصلاۃ) ـــــ ۱۴۔ ابو داؤد، السنن (مع عون المعبود)، ج۱، ص ۱۸۵ (کتاب الصلاۃ - باب متی یومرالغلام بالصلاۃ) ـــــ ۱۵۔ قرآن مجید، التکویر (۸۱)، ۸ ـــــ ۱۶۔ مشکاۃ المصابیح، ص ۴۲۷ ـــــ ۱۷۔ استنبولی، تحفۃ العروس، ص ۴۷۹۔ ۴۸۰ ـــــ ۱۸۔ البخاری، الجامع الصحیح، ج۱، ص ۱۸۵، (کتاب الجنائز، باب ماقیل فی اولاد المسلمین) ـــــ ۱۹۔ ابوداؤد، السنن ـــــ ۲۰۔ النسائی، السنن، ج ۲، ص ۱۲۵-۱۲۶ (کتاب النحل - ذکراختلاف الفاظ الناقلین۔ بشیر بن نعمانؓ) ـــــ ۲۱۔ مسند بزار، بحوالہ تحفۃ العروس، ص ۴۹۵ ـــــ ۲۲۔ الخطیب التبریزی، مشکاۃ المصابیح، ص ۴۰۲ ـــــ ۲۳۔ البخاری، الجامع الصحیح، ج ۱ ص ۴۷ (کتاب الصلاۃ) ـــــ ۲۴۔ الخطیب التبریزی، مشکاۃ المصابیح، ص ۴۰۱ (کتاب الادب)



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ